جو خاتم النّبیّینؐ کا منکر ہے
وہ یقیناً اسلام سے باہر ہے

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

جو خاتم النّبیّین ؐ کا منکر ہے وہ یقیناً اسلام سے باہر ہے

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ ھُوَ النَّاصِرُ

(محررہ 21 جولائی 1953ء)

اے عزیزو! آجکل احمدی احراری جھگڑے میں ایک طوفان بے تمیزی اُٹھ رہا ہے اور جن لوگوں کا اس اختلاف سے دور کا بھی تعلق نہیں وہ بھی سُنی سُنائی باتوں پر کان دھر کے اشتعال میں آرہے ہیں اور غلط رائے قائم کر رہے ہیں لیکن یہ معاملہ ایسا نہیں کہ صرف اظہارِ غضب سے اسے حل کیا جاسکے۔

جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کا سوال ہو تو کم سے کم اس وقت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کو سامنے رکھنا چاہئے کیونکہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص آپؐ کے احترام کے لئے جان دینے کا دعویٰ کرتا ہو لیکن اس غرض کے لئے وہ کام کرتا ہو جنہیں آپؐ نے منع فرمایا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ بات کرتے ہیں تو غلط بیانی کرتے ہیں اور جب کسی سے اختلاف ہوتا ہے تو گالی گلوچ پر اُتر آتے ہیں۔ مگر مومنوں کو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

اب آپ لوگ خود ہی دیکھ لیں کہ کیا احمدیت کے خلاف تقریریں کرنے والے جن کی تقریریں آپ نے سُنی ہیں اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں کہ نہیں؟ کیا جب وہ یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ فساد نہ کرو تو کیا آپ پر یہی اثر ہوتا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ فساد نہ کرو؟ یا اس کے نتیجہ میں بہت سے بچے اور چند نوجوان فوراً جلوس بناتے اور گلیوں میں

احمدیوں کے خلاف شور مچاتے پھرتے ہیں اور بعض پرائیویٹ مجالس میں احمدیوں کے قتل اور بائیکاٹ کے منصوبے کرنے لگ جاتے ہیں۔ اگر یہ مقرر واقع میں امن کی تعلیم دیتے ہیں تو اس کا الٹا اثر کیوں ہوتا ہے کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ سامعین بَیْنَ السُّطُور مطلب ان تقریروں کا یہی سمجھتے ہیں کہ مقرر کہتا ہے کہ ہمیں قانون کی زد سے آزاد رہنے دو اور خود جاکر جو نقصان احمدیوں کا ہو سکتا ہے کرو۔ اسی طرح جو الفاظ وہ میری نسبت یا چوہدری ظفر اللہ خان کی نسبت یا باقی جماعت احمدیہ کے متعلق بولتے ہیں کیا وہ گالی گلوچ کی حد میں نہیں آتے اور کیا یہ سچ نہیں کہ ان لوگوں کی طرف سے جو جلوس مختلف جگہوں پر نکالے گئے ان میں چوہدری ظفر اللہ خاں کو نہایت ناپسندیدہ طور پر پیش کیا گیا اور ایک کُتّا پکڑ کر اسے ظفر اللہ خاں ظاہر کیا گیا اور اس پر جوتیاں لگائی گئیں۔ کیا یہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے مطابق نہیں کہ جب وہ جھگڑتا اور مخالفت کرتا ہے تو گالی گلوچ پر اُتر آتا ہے۔

اے اسلام کی غیرت رکھنے والو! اور اے وہ لوگو جن کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذرا بھی عشق ہے، مَیں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال کر سکتے ہیں کہ ان مجالس اور ان جلوسوں کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پسند کر سکتے تھے؟ کیا اگر کوئی دشمن ایسے جلوس کا نقشہ کھینچ کر یہ کہے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کسی جلوس کو پسند فرمایا تھا تو کیا آپ کے جسم پر لرزہ طاری نہ ہو جائے گا؟ کیا آپ اسے غلط بیانی کرنے والا نہ کہیں گے؟ پھر آپ یہ کس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی تقریریں کرنے والے اور ایسے جلوس نکلوانے والے احترام رسول ؐ کی خاطر ایسا کر رہے ہیں۔ کیا سچ جھوٹ سے قائم ہوتا ہے؟ کیا احترام اور اعزاز گالی گلوچ کے ذریعہ سے قائم کیا جاتا ہے؟ کیا یہ مظاہرات دُنیا کی نگاہ میں اسلام کی عزت کو بڑھانے والے ہیں یا گھٹانے والے؟ کیا اگر اللہ تعالیٰ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نظارہ دکھا دے تو آپ فخر کریں گے کہ ان کے نام پر تقریریں کرنے والے امن کا نام لے کر فساد کی تعلیم دے رہے ہیں؟ کیا وہ اس جلوس کو دیکھ کر خوش ہوں گے

جس میں گالیاں دی جاتی ہیں؟ جس میں ماتم کیا جاتا ہے؟ جس میں کُتّوں کو جُوتیاں مار کر اپنے مُلک کا وزیر خارجہ قرار دیا جاتا ہے؟ کیا اگر صحابہؓ یہ نظارہ دیکھیں تو وہ خوش ہو کر ایک دوسرے سے کہیں گے کہ یہ ہیں ہمارے سچے پیرو؟ یہ وہی کام کر رہے ہیں جس کا کرنا ہم پسند کرتے تھے؟ اگر ایسا نہیں بلکہ آپ کا دل گواہی دیتا ہے کہ نہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کام پسند کر سکتے تھے نہ صحابہؓ ان کاموں کا کرنا پسند کر سکتے تھے تو بتائیں کہ حرمتِ رسولؐ کا دعویٰ کرنے والے اگر سچے ہیں تو یہ کام کیوں کرتے ہیں۔

اے عزیزو! عقیدہ وہی ہوتا ہے جو ایک شخص بیان کرتا ہے، نہ وہ جو اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ پس اچھی طرح سُن لو کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا ایمان تھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیّین تھے اور قرآن کریم خاتم الکتب ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

> "مَیں مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانۂ خدا میں کرتا ہوں کہ مَیں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔ 1

اسی طرح فرماتے ہیں:-

> "نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو"۔ 2

پھر آگے لکھتے ہیں:-

> "آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا

کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے"۔[3]

ان الفاظ کے ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیّین نہ مانتے تھے تو وہ یاد رکھے کہ وہ خدا کی گرفت تلے ہے۔ اسے ایک ناکردہ گناہ پر اتہام لگانے کی خدا تعالیٰ سزا دے گا اور ہر شخص جو اس امر سے واقف ہو کر محض اس لئے اس الزام لگانے والے کے پیچھے چلے گا کہ وہ اس کا مولوی ہے یا وہ قومی یا شہری جدوجہد میں اس کی مدد کرے گا اور اس کا رفیقِ کار ہو گا تو اسے یاد رہے کہ اتنے بڑے اتہام پر خاموش رہنے والا اور اس کے خلاف احتجاج نہ کرنے والا خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ پس چاہئے کہ وہ عاقبت کو سنوارے اور اس دنیا کے کاموں اور اس کی ترقیوں میں بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کرے نہ کہ ان لوگوں پر جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر یہ اخلاق سوز جلوس نکلواتے ہیں اور قتل اور فساد کی سازشیں کرتے ہیں۔

اے عزیزو! بانیٔ سلسلہ ہی نے ختم نبوت کے عقیدہ پر اتنا زور نہیں دیا بلکہ مَیں نے بھی اسے بیعت کی شرائط میں قرار دیا ہے اور ہر بیعت کرنے والے سے اقرار لیتا ہوں کہ مَیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیّین یقین کروں گا۔ اب بتاؤ کہ اس سے زیادہ زور اس عقیدہ پر کیا ہو سکتا ہے۔ اب بھی جو نہ سمجھے قیامت کے دن ہمارا ہاتھ ہو گا اور اس کا دامن۔

باقی رہا یہ کہ ہم یہ سب کچھ دل سے نہیں کہتے بلکہ جھوٹ بولتے ہیں۔ تو یہ دلیل تو دونوں طرف چل سکتی ہے۔ ہم بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم پر الزام لگانے والے لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیّین نہیں مانتے۔ اگر ہم ایسا کہیں تو کیا آپ ہماری بات مان لیں گے اور وہی غیرت جس کا مظاہرہ ہمارے متعلق کرتے ہیں ان کے متعلق بھی دکھائیں گے؟

اے عزیزو! ایک دن ہم سب نے مَرنا ہے اور خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ آپ کے آباء بھی مرے اور آپ بھی مریں گے اور آپ کی اولاد بھی مرے گی اور

یہی حال میرا اور میرے ساتھیوں کا ہے۔ پس چاہئے کہ ہم اس دن کے لئے تیاری کریں جو آنے والا ہے۔ یہ دُنیا چند روزہ ہے یہ لاف گزاف اور کثرت پر ناز اور پھکڑ بازی اور گالی گلوچ مَالِکُ الْمُلْکِ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ کے سامنے ہر گز کام نہ دیں گے۔ پس چاہئے کہ جس نے ایسی غلطی نہیں کی وہ اپنے بھائی کو سمجھائے اور جس نے کی ہے وہ توبہ کرے کہ اسی کی جان محفوظ ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اخلاق پر چلتا ہے نہ وہ کہ مُنہ سے آپ کے احترام کا دعویٰ کرتا ہے مگر عمل اس کے خلاف کرتا ہے۔ جو لوگ ایسے ہیں کہ ہمیں مارنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ بے شک اس کی طاقت رکھتے ہیں کیونکہ وہ بہت ہیں اور ہم تھوڑے ہیں مگر وہ اُس دن کو بھی یاد رکھیں جس دن ہم سب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ جس دن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مُنہ دکھانا ہو گا۔ جو اُس دن خوش ہو گا وہی کامیاب ہے اور جو اُس دن آنکھ اونچی نہ کر سکے گا اُس کی زندگی رائیگاں گئی۔ کاش! وہ پیدا نہ ہوتا، کاش! اسے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب ناک آنکھ نہ دیکھنی پڑتی۔"

(الناشر انجمن ترقی اسلام ربوہ۔ پاکستان)

---

1 تقریر جامع مسجد دہلی 1893ء

2 کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13 مطبوعہ 2008ء

3 کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 14 مطبوعہ 2008ء